ڈاکٹر عبد السلام خورشید مرحوم

مردِ درویش

جناب ڈاکٹر عبد السلام خورشید ملک کے نامور صحافی ہیں ان کے والد عبد المجید سالک کسی زمانہ میں شاہ جی کے قریبی دوستوں میں سے تھے ابن سالک ہونے کے ناطے سے۔ ذیل میں ان کی کتاب "وے صورتیں الٰہی" سے ایک باب نقل کیا جارہا ہے۔ (مرتب)

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی سیاست سے ہزار اختلاف ہو لیکن ان کی خطابت سے کون کافر انکار کرسکتا ہے؟ سبحان اللہ کیا جاہ و جلال تھا ان کی خطابت کا الفاظ تھے کہ اُمڈے چلے آتے تھے اشعار تھے کہ شاید ٹکسال سے نکلتے چلے آتے تھے بولتے بولتے زلفوں کو جھٹکاتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے آسمان سے کوئی فرشتہ نازل ہوا ہے پاکستان بننے سے چھ سال پہلے خضر تمیمی مرحوم کی معیت میں ملتان کے قریب کہروڑ پکا پہنچا تو وہاں یک مسجد میں تقریر سنی موضوع تھا "سیرت رسول" کچھ نہ پوچھئیے کہ وجد کا کیا عالم تھا اور ہم دو تین گھنٹوں میں کیسے کیسے مرحلوں سے گذر گئے کبھی روتے تھے کبھی ہنستے تھے کبھی دم بخود ہوجاتے تھے جلسہ ختم ہوا تو مسجد کے دروازے پر ان سے تعارف کرایا گیا کہ یہ ابن سالک ہے سالک سے سالہا سال کے انقطاع تعلق اور سیاسی اختلاف کے باوجود اس مرد درویش نے نہ صرف محبت و شفقت کا بے پناہ مظاہرہ کیا بلکہ والد مرحوم کے بارے میں یوں رطب اللسان ہوئے ایک اچھی خاصی تقریر کر ڈالی اس کے بعد ہمیں قیام گاہ پر لے گئے وہاں خوب محفل جمی باتوں باتوں میں فرمایا دو کتابیں ہمیشہ میرے پاس رہتی ہیں۔ قرآن حکیم اور دیوان غالب لیکن اوپر قرآن حکیم رہتا ہے اور نیچے دیوان غالب میں بے ساختہ پکار اٹھا ہاں

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہیئے

ہنس پڑے کہنے لگے کیسے چھپے رہے آخر ابن سالک ہوا سکے بعد لاہور میں عبد اللہ بٹ مرحوم کے ساتھ میں دو مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا ایک ملاقات میں کہنے لگے مجھے تمہاری آنکھوں میں سالک کی شوخی نظر آتی ہے۔ پاکستان بننے کے بعد سید احمد شاہ بخاری (پطرس) نے سالک اور بخاری کو اچانک یکجا کردیا بچھڑے ہوئے دوست بغلگیر ہوئے نہ بخاری کو یاد رہا کہ سالک نے ان پر بخار اللہ شاہ عطائی کی پھبتی کسی تھی اور نہ سالک کو یاد رہا کہ بخاری نے انہیں بالک سٹالوی کہا تھا دونوں تحریک خلافت کے دوران جیل میں اکٹھے رہے اور جیل کی دوستی پر حادثات کبھی اثر انداز نہیں ہوتے۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی سیاسی زندگی کا آغاز تحریک خلاف سے ہوا۔ تین سال قید بامشقت پائی۔ ۱۹۲۷ء میں شاتم رسول راجپال کے خلاف تحریک میں ایک سال اسیر فرنگ رہے کانگریس نے ۱۹۳۰ء میں سول نافرمانی کی تحریک چلائی تو بخاری ایک ہندوستان گیر طوفانی دورے کے بعد چھ مہینے کے لئے اسیر ہوگئے اس کے بعد پرانے خلافتی کارکنوں کے ہمراہ مجلس احرار اسلام بنائی اور آخر دم تک اس سے وابستہ رہے مجلس